الشیخ علی کاشف الغطاء

ایک باکمال شخصیت

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے ممالک اپنے مادی وجود، اپنی صنعتی وصناعتی عظمت اور اپنے طبیعی حسن وجمال پر ہی فخر نہیں کرتے بلکہ ان کے علاوہ بھی اگر وہ نازاں ہیں تو اپنی اس دولت پر جسے رفعت فکر، عظمت ادب اور کمال علم و فن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ علم وفضل کا وہ چشمہ جس سے دنیا میں یمن وسعادت کے سوتے پھوٹ نکلتے ہیں اور گلستان ادب کا وہ پھول جو تعمیر وترقی کی ہوا کے جھونکوں سے کھلتا اور جس کی مہک لہک سے انسانی معاشرہ کی روح اہتزاز کرتی ہے، مہکتے باغوں، زمین پر نور بکھرتے ہوئے سبزہ زاروں، دبے ہوئے خزانوں اور بیش قیمت وسائل حیات سے بھرپور زمین کے خطوں سے کہیں بہتر ہیں ——— وہ ممالک قابل قدر ہیں جو ایسے ممتاز افراد پر ناز کرتے ہیں جن کے بل بوتے پر انہیں عروج وکمال کی سعادتیں نصیب ہوتی ہیں نہ صرف یہ بلکہ صفحۂ تاریخ پر ان کے خلود ودوام کی مُہر ثبت ہو جاتی ہے۔ اتنی بے پناہ دولت وثروت ان ممالک کے حصّہ میں آتی ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ قدرت انہیں سلطنت کا تحفہ اور ہمیشگی کا تمغہ عطا کرتی ہے جن ممالک میں چیدہ وبرگزیدہ ہستیاں رونق افروز ہوتی ہیں، تعمیر وترقی کی راہیں ان کے لیے کھل جاتی ہیں۔

اس نوع کی ایک اعلیٰ مثال خلیفہ عبدالحکیم مرحوم کی شخصیت ہے جس کے وجود سے حیات اور توانائی کے شعلے بھڑکتے تھے۔ اسے ادب وکمال کے ایک مثالی پیکر سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ شخصیت ایک ایسا روشن صفحہ تھی جس کی حکمت کے نور سے زندگی کی راہیں چمک اٹھتی تھیں۔ اس نے کردار، گفتار اور قلم کی طاقت سے جہالت کا سختی سے مقابلہ کیا اور باطل کو اپنے دبدبہ وجلال سے اس نے مرعوب کر دیا تھا۔ قدرت نے مجھے اور مرحوم کو اس دینی جہاد میں یک جا کر دیا تھا جو مؤتمر اسلامی دمشق میں پیش آیا تھا یہ ایک عظیم ترین دینی مؤتمر تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار مرحوم سے ملاقات کی۔ میں نے مرحوم کو مکارم وفضائل کا مجموعہ اور اعلیٰ ترین عادات واطوار کی ایک دنیا پایا۔ موصوف کی شخصیت گویا تنویر علم اور کمال منطق یا بالفاظ دیگر علم ومنطق کا ایک حسین امتزاج تھی۔ میں نے موصوف کی تالیفات وتصنیفات میں عمق فکر، کمال علم اور بلاغت تحریر کی نمایاں خصوصیات دیکھی ہیں۔ مرحوم کی بقا کے لیے آثار علم اور صالح اعمال کا ترکہ کافی ہے۔ اگر آج ہم مرحوم کی رحلت پر اظہار تاسف کرتے ہیں تو صرف